یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED. L. NO 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۵

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۲۹ شوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین رسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عـــہ
والیان ریاست سے	ســـہ
رؤسا و جاگیرداراں سے	للعہ
عام خریداراں سے	عـــا
ششماہی	عـــہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اسلام اور عیسائیت

گذشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں ہم نے رسالہ تجلی لاہور کے ایک حصہ کا جواب دیا تھا اور باقی کے لئے وعدہ کیا تھا۔ اہلحدیث کے پرچہ ۲۰ اگست وغیرہ میں ہم نے دعوے کیا تھا کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت کو جس زور اور تاکید سے بیان فرمایا ہے اُسکو کوئی اور کتاب نہیں پہونچ سکتی ۔ اس کو ہم نے علم معانی کے اصول سے بتلایا تھا۔ کہ آیت قرآنی میں جو زور ہے وہ دوسرے کسی کلام میں نہیں ہے۔ نامہ نگار تجلی نے اسکے جواب کی طرف بھی توجہ کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"آپ کے اس سخن سے ہماری ہمت بہت ہی پست ہوگئی کہ خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید میں جو ذکر ہے اس سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی کتاب میں نہیں اور اس قول کے اثبات میں جو آپ نے ایک آیت پیش کی "لوگوں میں ایسے بھی جو اللہ کے سوا دوسروں کو شریک بناتے ہیں اُن سے محبت رکھتے ہیں اللہ کی محبت کی طرح اور جو ایماندار ہیں وہ اللہ کی محبت میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں" (بقر ۱۹۴) اس کے متعلق بحث بنانے کے لئے آپ کو ایک لطیف تقریر کرنا پڑی جو ماہر کے مذاق کے موافق ہے جس کو غالباً انگریزی سے واقف آدمی سمجھ سکے۔ ہاں صیغہ امر اور جملہ اسمیہ کے درمیان اس جگہ مبالغہ کے اعتبار سے جو فرق ہے اگر گنہگار عالم کو عین وقت پر معلوم ہو جاتا تو اُمید قوی ہے کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا اور بلکہ آفرینش بجائے امر کے جملہ اسمیہ کی صورت اختیار کرتا۔ اگر مولوی صاحب کا وہم قرین حق ہے تو ضرور اللہ تعالے کے اس فرمودہ میں کسر رہ گئی جو جابجا قرآن شریف میں آیا امنوا باللہ و رسولہ حالانکہ ایمان اللہ کی محبت سے مقدم ہے"

جواب ہماری اس تقریر سے آپ کی ہمت تو پست ہو گئی مگر آپ کی اس تحریر سے ہماری ہمت بہت ہی بلند ہوگئی کیونکہ ہم نے سمجھا کہ اسلام کا مقابلہ زرم نوالہ نہیں۔ سنئے پہلے میں آپ کو علم **معانی** کا وہ قاعدہ بتلاؤں جس کے سمجھنے پر آیت کا سمجھنا موقوف ہے۔ علم معانی میں موصول پر حکم لگانے یعنی موصول کو مبتدا بنانے کی وجوہات میں یہ بھی لکھا ہے الایماء الی وجہ بناء الخبر نحو ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین (مختصر معانی) یعنی موصول مع صلہ کو محکوم علیہ کے بنانے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ خبر کی علت بتلانے کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے آیت مرقومہ میں ہے کہ جو لوگ اللہ کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں داخل ہونگے یعنی انکا تکبر کرنا اُن کے داخلہ جہنم کے لئے علت اور سبب ہے اسی طرح اس آیت میں حکم ہے

ضروری اطلاع ۔ اگر کسی شخص کو پرچہ نہ پہنچے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت تیسرے ہفتہ قیمت ارسال ... گم شدہ کا نمبر اور خریداری نمبر ... مینیجر

ahmadimuslim.de

الذین آمنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کا ایمان مقتضی ہے اس بات کو کہ وہ اللہ کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ محبت رکھیں اگر اُن میں خدا کی محبت نہیں تو سمجھو کہ اُن میں ایمان بھی نہیں گویا خدا کی محبت کے عدم سے ایمان کا سلب لازم آتا ہے۔ یہ خوبی اور زور کہاں سے آیا۔ موصول کا صلہ ایمان بنا کر محکوم علیہ بنانے سے یہ زور جو اس موصول سے حاصل ہوا ہے معمولی امر سے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ معمولی امر میں گو کوئی کام فرض و واجب بھی کیا گیا ہو تاہم اس کا مفہوم یہ نہیں ہوتا کہ اس کا عدم عدم ایمان کو مستلزم ہے۔ اسی لئے تو ہم مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے کہ بے نماز کافر ہے یا نہیں۔ حالانکہ نماز کے متعلق جتنی دفعہ حکم آیا ہے اور کسی کام کے لئے نہیں آیا۔ جو لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہیں وہ بھی اس بنا پر نہیں کہتے کہ قرآن شریف میں اس کے متعلق حکم آیا ہے بلکہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ احادیث میں اس کے ترک پر کفر کا اطلاق آیا ہے۔ ہاں آپ کے اس عذر سے واقعی ہم بہت [illegible] سے پٹ گئے اگر [illegible] وقت پر معلوم ہو جاتا تو امید قوی تھی کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا۔ اے جناب آپ نے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ صیغہ امر دو قسم پر ہوتا ہے ایک امر تشریعی دوسرا امر تکوینی۔ امر تشریعی سے مراد وہ صیغہ ہے جس میں بندوں کو احکام بتلائے جاتے ہیں کہ ایسا کرو ویسا نہ کرو وغیرہ۔ امر تکوینی سے مراد وہ صیغہ ہے جو مخلوق کی پیدائش سے متعلق ہے جیسے ارشاد ہے کہ خدا جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے اُسے کہتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ آپ نے امر تکوینی کو امر تشریعی پر قیاس کرکے ثابت کیا کہ آپ میدان مناظرہ اسلام کے سپاہی نہیں۔ اے جناب ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ جملہ اسمیہ جس میں کسی حکم کے لئے کسی موصوف کو مبتدا بنایا گیا ہو بہ نسبت صیغہ امر کے زیادہ زوردار ہوتا ہے مثلاً معلم کا اپنے شاگردوں کو یہ کہنا کہ تم سبق یاد کرو اس میں اتنا زور نہیں جتنا کہ اس میں ہے کہ طالب علم تو وہی ہے جو سبق یاد کرے۔ کیونکہ اس کلام نے اپنے مفہوم سے ثابت کیا کہ جس میں سبق یاد کرنے کا وصف نہیں وہ طالب علم ہی نہیں۔

اسی طرح آیت قرآنی نے اشارہ کیا ہے کہ جس کے دل میں خدائی محبت نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔ آپ نے ناحق امنوا باللہ ورسولہ پیش کیا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ قرآن شریف میں امر کے صیغے نہیں آئے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ امر کے صیغے سے جملہ اسمیہ میں زیادہ زور ہے چونکہ محبت خدائی کا مضمون سب سے زیادہ زوردار تھا۔ اس لئے قرآن شریف نے اس کو جملہ اسمیہ سے بیان کیا۔ [illegible] الٰہی محبت قرآنی اوامر میں داخل ہونے سے [illegible] نظر سے لکھا گیا ہے جب کہ

بقاعدہ علم معانی ثابت کر آیا ہوں کہ جو طریق قرآن شریف نے برتا ہے وہ اس میں امر کی نسبت بہت زیادہ تائید بلیغ ہے تو پھر یہ عذر کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ آئیے میں آپ کو بتلاؤں کہ قرآن مجید کی اصطلاح کیا ہے قرآن مجید اسمیہ جملوں سے کس طرح مضامین ادا کرتا ہے غور سے سنئے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (پ ۹ ع ۱۵)
یعنی ایماندار وہی ہیں جو اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو اُن کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب اللہ کے احکام اُن کو سنائے جاتے ہیں تو اُن کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور سنو وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا یعنی اللہ رحمن کے خاص بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں یعنی اُن کا برتاؤ نرم ہوتا ہے اور جب بے سمجھ لوگ ان کا سامنا کرتے ہیں تو وہ سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔

یہ سب مضمون اسمیہ جملوں سے بیان ہوا ہے تو کیا یہ فرائض قرآنی میں نہیں رہا؟ وہی کہیگا جو عربی لٹریچر خصوصاً محاورات قرآنی سے بے خبر ہوگا۔

غنیمت ہے آپ نے اس بلیغ حکم قرآنی کے مقابلہ میں بائبلی احکام متعلقہ محبت الٰہی لکھے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر آپ اسی مذاق کے آدمی ہیں تو بھی ہم آپ کی تسلی کر سکتے ہیں کیونکہ ہماری کتاب میں خدا کی محبت تمام قسم کے جملوں میں بیان ہوئی انجیل شریف کھول کر پڑھیئے۔

"روح القدس کے وسیلے جو ہمیں ملی خدا کی محبت ہمارے دلوں میں جاری ہوئی" (رومیوں ۵:۵)

"جو اس کے کلام پر عمل کرتا ہے یقیناً اس میں خدا کی محبت کامل ہے" (اول یوحنا ۲:۵)

انجیل شریف میں خدا کی محبت تو اس طرح جاری و ساری ہے جس طرح روح بدن میں پس کسی آیت کو پیش کرنا بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے اگر فرصت ملے تو مولوی صاحب دو تین اور آیتیں بھی پڑھ لیں۔ "جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے"۔ "کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اس کی محبت ہم میں کامل ہے" "خدا محبت ہے اور جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں"۔ "ہم اس سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر اپنے بھائی سے جس کو اس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جس کو اس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے" یہ آیتیں ہم نے بغیر کسی شرح یا تفسیر کے بلا مخالفت صرف ایک ہی باب کے اندر سے انتخاب کی ہیں اول یوحنا [illegible]

ahmadimuslim.de

جواب ۱۔ آپ نے جس قدر محنت کی ہے عیسائی تو آپ کے شکرگزار ہونگے۔ میں بھی آپ کی اس بیہودہ تھکن تکلیف کا مشکور ہوں مگر ابھی آپ کو اور بھی بہت سی تکلیف کرنی ہوگی۔ افسوس ہے کہ آپ نے میرے مضمون کی تقریر کو غور سے نہیں پڑھا شاید اس وجہ سے کہ علم معانی بیان سے آپ واقف نہیں (اگر میں نیک گمان کروں تو کہہ سکتا ہوں کہ آپ اسکو فضول سمجھتے ہیں) لے جناب آپنے جتنے حوالجات نقل کئے ہیں ایک بھی آیت قرآنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ان حوالجات میں کئی ایک تو ہماری آپس کی محبت کے متعلق ہیں جس سے ایک دہریہ کو (جو خدا سے منکر ہے) بھی انکار نہ ہوگا۔ اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نمبر۱ میں تو صرف خدا کی محبت کے وجود کا ذکر ہے کہ ہم میں ہے۔ بہت اچھا لیکن ایک تو یہ نہیں بتلایا کہ خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت سے زیادہ ہے۔ دوئم یہ بھی نہیں بتایا کہ جس میں نہ ہو وہ کون ہے۔ ہاں نمبر۲ میں اتنا کہا ہے کہ جو اس کے کلام پر عمل کرتا ہے اس میں محبت ہے۔ اس میں بھی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ تمام چیزوں پر تفضیل نہیں بتلائی۔ عدم محبت الٰہی نہ ہونے پر صرف اتنا اشارہ ہے کہ [illegible] کہ چیزوں پر خدا کی محبت کو تفضیل سے بتلاتی ہے اور نہ ہونے پر اس شخص کے عدم ایمان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ نمبر۳ سے نمبر۹ تک جو آپ نے حوالے لکھے ہیں آپ کی اور نیز ناظرین کی خاطر وہ مقام سارا نقل کر دیتا ہوں۔ بس غور سے سنئے۔

"اے پیارو آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت خدا سے ہے اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہے سو خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو پہچانتا ہے جس میں محبت نہیں سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ خدا کی محبت جو ہم سے ہے اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اس کے سبب سے زندگی پاویں۔ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اس نے ہم سے محبت رکھی۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے اے پیارو جبکہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اس کی محبت ہم میں کامل ہوتی۔ ہم اسی سے جانتے ہیں کہ ہم اس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں۔ کہ اس نے اپنی روح میں سے ہمیں دیا۔ اور ہم نے دیکھا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا کہ دنیا کا بچانیوالا ہو۔ جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ خدا اس میں اور وہ خدا میں رہتا ہے اور ہمنے خدا کی محبت کو جو ہم سے ہے جانا اور اسپر اعتقاد کیا خدا محبت ہے اور وہ جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں۔ اس سے محبت ہم میں کامل ہوتی ہے کہ ہم عدالت کے دن نڈر ہیں کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی ہم اس دنیا میں۔ محبت میں دہشت نہیں بلکہ کامل محبت دہشت کو نکال دیتی ہے کیونکہ دہشت میں عذاب ہے۔ وہ ڈرتا ہے محبت میں کامل نہیں ہوا۔ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اسلئے کہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو اس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے اور ہم نے اس سے یہ حکم پایا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے سو اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے۔ (اول یوحنا ۴ باب ۷ آیت سے آخیر تک)

انصاف سے کہئے اس ساری عبارت میں وہ زور ہے جو آیت قرآنی میں ہے اول تو یہ سارا بیان بندوں کی آپس میں محبت کرنے کا ہے۔ دوئم اس میں محبت الٰہی کو لازمہ ایمان قرار نہیں دیا سوئم خدائی محبت کو تفضیل کے مرتبہ پر نہیں رکھا جسپر قرآن شریف نے اس کو رکھا ہے۔ غور سے سنئے۔ خدا کے ساتھ برابر کی محبت کرنیوالوں کو مشرک قرار دیکر کیسے زور سے فرمایا ہے۔ والذین امنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں وہ سب چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت میں سرگرم ہیں یعنی ان کے ایمان کا لازمہ ہے کہ خدا کی محبت ان کو سب چیزوں سے زیادہ ہو جس کے عدم سے ایمان کا عدم لازم آئیگا۔

اب آپ کا ایک مقام رہ گیا جو آپ نے لکھا ہے کہ

"اور جس شخص کو خداوند مسیح کا یہ فرمودہ یاد ہے "خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے پیار کر۔ پہلا اور بڑا حکم یہی ہے اور دوسرا جو اس کی مانند ہے یہ ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ انہیں دو حکموں پر ساری شریعت اور نبی شامل ہیں (متی ۲۲، ۳۷-۴۰) اور پڑوسی کی تعریف سنائی جو نیک سامری کی تمثیل میں ہے (لوقا۔ باب ۱۰)

جواب ۱۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اپنے دو بیٹوں کو نہایت درجہ کی محبت کرے ایسی کہ ان کی محبت میں کسی طرح کی کمی نہ ہو تو کیا یہ محال ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کی محبوبہ کئی ایک چیزیں ہوتی ہیں اور وہ سب کو جان و دل سے چاہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انجیل کے فقرے میں جو درجہ محبت خداوند تعالے کے لئے تجویز ہوا ہے اس میں محبوبیت کے لئے تعدد ہو سکتا ہے مگر قرآن شریف میں جو تجویز ہے اس میں تعدد نہیں کیونکہ قرآن میں صیغہ تفضیل کا ہے جس کے معنی ہیں سب سے زیادہ محبت

ahmadimuslim.de

خدا کی رکھو یعنی مرتبہ محبوبیت میں خدا کو واحد لاشریک جانو۔ علاوہ اس کے جملہ اسمیہ سے یہ کمال لطیف اشارہ ہے کہ محبت نہ ہونے سے ایمان کی نفی لازم آئیگی۔

یہ ہے آیت قرآنی کی تفسیر جو نامہ نگار تحیلی نے نہ پڑھی ہوگی نہ سنی۔ اس لئے آپ حیرانی سے لکھتے ہیں کہ۔

"ہم کو یہ سنکر کہ جناب مولوی صاحب کے گمان میں خدا کی محبت کا ذکر' قرآن کو برطرح کیا ہر ایک بھی کسی کتاب میں نہیں، ہنسی آتی ہے اور اس پر یہ راز کھل جاتا ہے کہ جناب مولانا کو صیغہ امر کی مذمت میں اس قدر ارشاد فرمانے کی کیا مصیبت ہوئی تھی وہ یہ ہے کہ خدا کی محبت کا اشارہ بجز اس ایک آیت کے جو بڑی کاوش سے مولانا ممدوح نے نکالی قرآن میں کسی جگہ نہیں"

جواب:۔ آپ کو تو ہماری تقریر پر ہنسی آتی ہے مگر ہمیں دیسی عیسائیوں کے حال پر رونا آتا ہے خصوصاً ان عیسائیوں کے حال پر جو شن سے معاش کا تعلق بھی نہیں رکھتے مگر پھر بھی قرآن شریف کی پاکیزہ تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ صیغہ امر کی مذمت نہ کسی نے کی نہ کوئی کریگا۔ البتہ لٹریچر کے قاعدہ سے جو اس صیغہ کا درجہ ہے وہ بتلایا ہے۔

خاص توجہ طلب گذارش ابھی باقی ہے کہ ہم نے تو اصل الفاظ قرآن مجید کے دکھادئے۔ اور عربی قاعدہ سے بتلا دیا کہ یہ صیغہ اسم تفضیل ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے مگر نامہ نگار صاحب نے ہمارے سامنے بائبل کا صرف اردو ترجمہ کیا ہے جو مترجم کی رائے کا آئینہ ہے نہ کہ اصل الہام۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مترجم اصل عبارت کو کچھ کا کچھ کر دیتا ہے خصوصاً عیسائی مترجم جنکے ترجموں کے اختلافات دنیا کو معلوم ہیں پس ہم ان اصل الفاظ کے مقابلہ پر ترجموں کے الفاظ کو کیونکر باور کر سکتے ہیں۔

شکریہ نامہ نگار صاحب کا شکریہ ہے کہ آپ نے اتنا تو تسلیم کیا کہ قرآن شریف میں محبت الٰہی کی آیت ہے۔ افسوس ہے رسالہ "عدم ضرورت" کے مصنف کو یہ واضح آیت چمکتی ہوئی نظر نہ آئی۔ آئی بھی کیسے ؎

گل است سعدی در چشم دشمناں خار است

(یار زندہ صحبت باقی)

تقابل ثلاثہ:۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ۴ محصولڈاک۔ مینیجر

ایک اہل قرآن کا سوال

شحنہ ہند میں ایک منکر حدیث اہل قرآن نے سوال کیا ہے جو درج ذیل کر کے جواب دیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"سوال تمام اسلامی مذاہب کے علماء دین سے | اگر کوئی شخص بجائے انسانی کلام سبحانک اللھم، سبحان ربی الاعلیٰ۔ اور التحیات اور درود وغیرہ کے نماز میں صرف آیات قرآنی پڑھے جنکی خدا تعالیٰ نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ خود رسول سلام علیہ کو حسب فحوائے آیہ الرحمٰن علم القرآن اور ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ادا نماز کی تعلیم دی ہے تو کیا یہ اولیٰ بلکہ عمل بحکم الٰہی نہیں اور کیا نماز میں صرف آیات قرآنی پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی کیا وہ گنہگار ہوگا۔ اور کیا رسول سلام علیہ قرآن کے خلاف نماز میں کچھ اور اپنی طرف سے پڑھ سکتے تھے۔ اور کیا آپ کو قرآن کے خلاف کچھ کرنے کی اجازت تھی یا آپ امت کو ایسی اجازت دے سکتے تھے۔ اس کا جواب صرف قرآن مجید سے دیں۔ مداہنت نہ کریں۔ نہ تقلید کو راہ دیں۔ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ بھی اپنے اخبار اہلحدیث میں مدلل جواب شائع فرمائیں کیونکہ یہ دین میں نہایت امر اہم ہے۔ سکوت اختیار نہ فرمائیں جو مذموم اور معصیت ہے۔ السائل م۔ ن از گجرات (شحنہ ہند نومبر)

جواب دینے سے پہلے ایک قاعدہ کا بیان کر دینا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ الہامی کتاب ہو یا اخلاقی تعزیری ہو یا سیاسی۔ مکلف اور ماموریا تحت کے لئے صیغہ حکم کا جاننا ان میں ضروری ہے مگر صیغہ تعمیل ضروری نہیں۔ صیغہ امر کی تعمیل جس طرح اس زبان کے قاعدے سے ہوتی ہوگی کیجاویگی۔ مثلاً قرآن مجید میں صیغہ امر کے موجود ہیں۔ سبحوا اسم ربک الاعلیٰ۔ فسبح باسم ربک [illegible] کبروا۔ تکبیرا۔ وغیرہ یہ تو ہیں صیغہ ارشاد جن کا مفہوم ہے کہ امت کو [illegible] سے ادا کیا گیا ہے [illegible] ہونا تو ضروری تھا لیکن ان کی تعمیل کے الفاظ کا ہو [illegible] نہیں ان کی تعمیل ہم عربی زبان کے قاعدہ سے کرینگے۔ چونکہ خدائے ذوا [illegible] فرمایا ہے انما یسرناہ بلسانک لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوما لدا [illegible] یعنی اے نبی ہم نے اس قرآن کو تمہارے محاورہ پر آسان کیا ہے تاکہ تم [illegible] کو خوشخبری سناؤ۔ اور مخالفوں کو ڈراؤ۔ اس آیت اور اس جیسی کئی ایک [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر اور تعمیل کا عربی زبان کے محاورہ [illegible] ہونا پروردگار عالم کو منظور و مقبول ہے پس اس قاعدہ کے موافق [illegible] کرتے ہیں تو قرآن مجید کی آیات کی نہایت احسن تفسیر ان احادیث [illegible] مذکور ہے کہ حضور مفسر قرآن صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجعلوھا [illegible] رکوع ۱ و

پشمینہ کا

بہا در پشمینہ سف[illegible]
بالکل سفید ہے متمول[illegible]
میں اسکو پہنتے ہیں او[illegible]
ہے اور سردی کو پاس[illegible]
دیتی بیشک شاہانہ لبا[illegible]
کے لئے زینت ہے۔

چادر نمبر ۱۔ تانا و با[illegible]
طول ۴ گز عرض ۲ گز

چادر نمبر ۲۔ بانا کشم[illegible]
عرض ۱ گز قیمہ[illegible]

چادر نمبر ۳۔ بانا [illegible]
عرض ۱ گز قیمہ[illegible]

چادر نمبر ۴۔ بانا [illegible]
عرض ۱ گز قیمہ[illegible]

چادر نمبر ۵۔ تانا [illegible]
۲ گز عرض ۱ گز

چادر نمبر ۶۔ تانا [illegible]
۲ گز۔ عرض ۱ گز قیم[illegible]

ہمارا مال چونکہ [illegible]
اس لئے مشین [illegible]
اور پائدار ہوتا ہے [illegible]
پر یا بذریعہ وی [illegible]
خریدار اپنا پتہ خو[illegible]
وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر
علم الدین [illegible]

ahmadimuslim.de

اجعلوها فی السجود یعنی سبح اسم ربک العظیم کو حضور نے رکوع میں رکھوایا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ کو سجدے میں اور قاعدہ عربیہ کے مطابق صیغہ امر کی تعمیل کرانے کو فرمایا سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ

افسوس ہے یہ لوگ تدبر سے کام نہیں لیتے ۔ نہ اون علوم سے کام لیتے ہیں جو قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے موضوع اور خادم ہیں۔ صیغہ امر کا مقتضیٰ احداث مصدر کا ہوتا ہے مثلاً اضرب کے معنی ہیں احدث الضرب یعنی ضرب پیدا کر یعنی مار۔ اسی طرح سبح کے معنی ہیں تسبیح کر۔ سبحان اسم مصدر ہے تسبیح کا۔ اسی لئے منصوب ہے کیونکہ حقیقت میں مفعول بہ ہے صیغہ امر میں ک خطاب کا ہے صیغہ تعمیل میں اُس کو ی متکلم سے بدلا ہے جو بالکل ٹھیک ہے ۔ الاعلیٰ اور العظیم میں چونکہ تبدیلی کی ضرورت نہیں تھی اسلئے اُن کو بحال خود رکھا۔ اسی طرح صیغہ کبر کی تعمیل اللہ اکبر سے کرائی گئی ہے۔ کس نے کرائی؟ اُس ذات ستودہ صفات نے کرائی جس کو منزل قرآن نے ایسا کرنے کا منصب دیا تھا فرمایا اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْہِمْ اے نبی ہم نے تیری طرف یہ نصیحت کی بات کتاب اس لئے اتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو بیان کرکے بتلا دے جو اُن کی طرف آتا ہے۔

واللہ ہم حیران ہوتے ہیں اور اس حیرانی میں ڈوب جاتے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کی جگہ ان کو بتلایا کہ یہ آیت پڑھا کرو وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ جو نہ تو سیاق قرآن سے موافق ہے نہ قاعدہ عربیہ سے نہ صیغہ تعمیل سے موافق ہے مگر ان اہل قرآنوں نے بلا سوچے سمجھے اس حکم کو حکم ربانی سمجھ کر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑے دنوں تک جب مولوی صاحب کو اس حرکت پر کسی قدر ندامت ہوئی کہ میں نے یہ کیا ماجرا ہے کہ اَنَّ مفتوحہ ہے واو عطف کا سر ہے نہ جملہ تامہ ہے نہ صیغہ تعمیل ہے تو انہوں نے مفصل رسالہ نماز میں اُس کی یوں ترمیم کی کہ آیت مرقومہ سے پہلے کے کچھ الفاظ ملا دئے یعنی مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ یہ ترمیم پہلے سے زیادہ ناقابل عفو ہے۔ اس میں ما کے سر پر سے اَنَّ کو اڑا دیا گیا اور کلام کو اپنے سیاق سے نکالکر بالکل الگ کر دیا گیا انا للہ۔ جب یہ ترمیم شائع ہوئی تو ان اہل قرآنوں نے نہ پوچھا کہ جناب پہلے حکم میں کیا نقص تھا نہ یہ پوچھا کہ پہلا حکم کس نے دیا تھا۔ نہ یہ پوچھا کہ اس کو منسوخ کس نے کیا۔ خیر یہ تو وہ جانیں مگر ہمیں اس میں حیران ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی عبداللہ کو قرآن آیات کے نکالنے بے ٹھکانے رکھنے یا بنانے کا اختیار ہو جس کو خدا نے نہ مفسر بنایا نہ مبین مگر خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اس تفسیر کا بھی اختیار

نہ ہو جو بلحاظ علوم عربیہ بھی صحیح ہے ۔ الی اللہ المشتکی ہے

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہماری اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جو کچھ بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا وہ قرآن شریف کی کامل تعمیل ہے اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نماز مجموعہ افعال واذکار ہے۔ اسمیں قیام۔ سجدہ۔ رکوع۔ قرأت۔ درود۔ دعا وغیرہ بھی ہے۔ ان سب ارکان کا ثبوت قرآن شریف سے ہوتا ہے (جن کا ذکر ہم نے رسالہ دلیل الفرقان میں کیا ہے)۔ مگر بالتفصیل والتوضیح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی ترتیب کسطرح سے ہونی چاہئے لیکن جب اسی مفسر اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف رجوع کریں تو وہ ہم کو ان ارکان کی ترتیب بتلاتا ہے کہ تم بحکم فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ قیام میں قرآن پڑھا کرو اور بحکم صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا التحیات اور درود پڑھا کرو۔ اور بحکم اِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ بعد درود کے دعا بھی مانگ لیا کرو۔ چونکہ رکوع اور سجود کو قرآن مجید کے دو حکموں کے لئے مخصوص کر دیا تھا اس لئے الفاظ قرآنی اُن میں پڑھنے سے منع کر دیا کیونکہ اُن میں احکام قرآنی کی تعمیل اسی طریق سے انسب ہے جو بتلائی گئی۔ پس اس ترتیب میں مفسر اعظم علیہ السلام نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں نکالی بلکہ اپنے اوس خداداد منصب سے قرآن شریف کی تفسیر کر دی ہے ہمارے سلف میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جن کا فہم وذکا یہاں تک پہونچا ہے کہ انہوں نے عام حکم لگا دیا ہے کہ کل حدیثیں قرآن سے ماخوذ ہیں۔ امام شافعی کا قول امام سیوطی نے اتقان میں نقل کیا ہے۔ قال الشافعی کل ما حکم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فھو مما فھمہ من القرآن (اتقان نوع ۶۸) یعنی جس جس امر میں آں حضرت نے حکم فرمایا ہے وہ قرآن ہی سے سمجھکر فرمایا ہے پس جس جگہ مفسر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قرآن پڑھنے سے منع فرما دیا ہے۔ وہاں نہ پڑھنا چاہئے اور جس جگہ پڑھنے کو فرمایا ہے وہاں پڑھا جاویگا۔ قطع نظر اس کے کہ اس ترتیب دینے کا مفسر اعظم کو خداداد منصب تھا۔ ایک دوسری آیت بھی ہمکو اس کا پابند بناتی ہے جسمیں ارشاد ہے کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا یعنی جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے ہیں۔ اُن کے لئے خدا کا رسول نہایت عمدہ نمونہ ہے کہ اُس کے مطابق کام کریں اور اجر پاویں۔

پس ہمکو اس اُسوہ حسنہ کی طرف سپرد کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو اسوہ

ahmadimuslim.de

حسنہ نے نجویٰ (مجلس میں کانا پھوسی) کرنے سے منع فرمایا تھا اور انہوں نے اُسپر عمل نہ کیا تو قرآن مجید میں انکو بڑی حقارت سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُھُوْا عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُھُوْا عَنْہُ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر وہ پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے اُن کو روکا گیا تھا۔

یہ آیت نجویٰ کرنے والوں کا بڑی حقارت سے ذکر کرتی ہے اور اُن کو بے فرمان قرار دیتی ہے حالانکہ اس سورت سے پہلے کسی آیت قرآنی میں نجویٰ کرنے سے منع نہیں ہے تو پھر وہ نہی جو نُھُوْا کے صیغے میں دو دفعہ آئی ہے کہاں سے آئی تھی اور کس نے کی تھی ؟ ؟ اُسی مظہر اعظم اور اُسوہ حسنہ فداہ ابی و امی نے (صلوات اللہ علیہ وسلامہ)

میں امید کرتا ہوں کہ جناب آپکے سوال کا جواب آگیا ہوگا اگر کوئی بات رہ گئی ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔

شحنۂ ہند کے بزرگ ایڈیٹر سے توقع ہے کہ اس جواب کو اپنے پرچہ میں نقل فرماوینگے

واقعی مدینہ میں مرنے سے نجات ہے

آریہ مسافر جلد ۱۹ نمبر ۱۲ بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکے مطالعہ سے ایڈیٹر اخبار کے مبلغ علم کا اندازہ اور اُس کے اعتراضات دیکھنے سے اُس کی قابلیت کا صاف پتہ چلتا ہے۔ درحقیقت فی زمانہ لوگوں کو اپنی و نیز اپنے مضامین کی شہرت ہوجانا ہی پبلک میں دکھانے بلا سے چاہے وہ باعث بدنامی کا ہو یا سبب نیکنامی بقول

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام ✦ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہو گا۔

چنانچہ وہ مضمون اعتراضات ذیل پر مبنی ہے جنکے جوابات بھی حسب ذیل ہونگے۔

(۱) جیسا جاتم ہندو کاشی کا مانتے ہیں۔ قریب قریب ویسا ہی ہمارے محمدی بھائی مدینہ کا مانتے ہیں۔ ہندو کاشی کو شیو پوری کہکر پکارتے ہیں محمدی مدینہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

(۲) ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہوجاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔

جواب اعتراض نمبر اوّل۔ اولاً تو ہم جمہور محمدی مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد ہی نہیں کرتے۔ یہ بعض لوگوں کی رائے ہے ؟ قرآن پاک کی آیت کریمہ اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا میں ارض اللہ سے تعمیم مقصود ہے۔ اور اطلاق جس سے سارا عالم مراد ہے۔ مدینہ منورہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں کسی عام اور مطلق شئی کو مخصوص اور مقید کردینا اس طرح سے جائز نہیں المطلق یجری علی الاطلاق اصولیوں کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ مطلق مطلق ہی پر بولا جاتا ہے نہ مقید پر۔

بعض محمدیوں کی رائے و قیاس سے جوابات ظاہر ہوتے ہیں اگرچہ وہ سرسری ہی کیوں نہوں (ہم لوگ محمدی) اُس کی جوابدہی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اور مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کہنے میں بھی کیا قباحت ہے وجہ تسمیہ کے لئے ادنےٰ مناسبت کافی ہے جس سرزمین میں اوّل اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی ہو جس خطہ پاک کو نزول قرآن و ہبود جبرئیل قیام و تعیش سید المرسلین و قبولیت اسلام اور توحید مالک العلام کا سب سے پہلے کما حقہ اعزاز حاصل ہوا ہو جسکو اللہ تعالیٰ نے اس طرح منتخب فرما لیا ہو اُسکو ارض اللہ کہنے میں کیا مضائقہ ہے نیز ارض اللہ مدینہ طیبہ کا کوئی حقیقی و عرفی نام نہیں۔ عرف عام میں کسی عام شئی کو بول کر خاص مراد لیا کرتے ہیں۔ اگر مثلاً زید عمرو بکر وغیرہ کو ہم یہ کہیں کہ یہی انسان (کامل فرد آدمی) کی ہے تو کیا اور دوں کی انسانیت سلب ہوجائیگی۔ کیا لکھنؤ کو ہندوستان اور طہران کو فارس اور کابل کو افغانستان نہیں کہہ سکتے ؟ ضرور کہہ سکتے ہیں۔

جواب اعتراض نمبر ۲۔ آریہ مسافر نے جو کہ مضمون تمام سراج ہے مندرجہ اخبار الہادی سمرقند پر اعتراض کیا ہے کہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہوجاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔ اسکو پڑھکر مجھے سخت افسوس ہوا الہادی کیا کسی اسلامی کتاب عقائد سے نہیں ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ میں مرنا ہی نجات ہو عام اس سے کہ وہ باایمان مرا ہو یا بے ایمان۔ محب رسول و موحد رہا ہو یا دشمن رسول اور مشرک منافق و فاسق رہا ہو خواہ متقی و مخلص عاشق و کلا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں البتہ اگر کوئی شخص مدینہ طیبہ میں باایمان مرے تو اُس کی ضروری نجات ہوگی۔ مدینہ طیبہ پر کچھ منحصر نہیں۔ اسلام کا عام مسئلہ ہے کہ توحید و اقرار رسالت پر مرنا ہی باعث مکت و نجات جس مقام پر اور جہاں کہیں موت آجاوے حدیث شریف میں آیا ہے من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور دوسری روایت میں ہے ان اولی الناس بی المتقون من کانوا حیث کانوا یعنی ذات پات اور موت کی جگہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہو کوئی ہو جس مقام پر ہو یقینی نجات پانیوالا وہی شخص ہوگا جو کہ پرہیزگار ہوگا اور دنیا سے باایمان اُٹھا ہوگا۔ نہیں معلوم الہادی کے کن لفظوں سے آریہ مسافر نے مدینہ میں مرنے سے نجات کی سُرخی گھڑلی ہے چہ خوش سہ ببریں عقل و دانش بباید گریست۔

کیا آہادی (چشم بد دور) جو کہ ایک معزز ماہواری اصلاحی اخبار ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے فی نفسہٖ کافی نہیں ہے جو خواہ مخواہ اُس کے اقتباسات اور اخبارات کے ذریعہ سے

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ ان سرکاری ملازموں کو جن کی تنخواہ دس روپیہ ماہوار یا اس سے کم ہے یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے ایک روپیہ ماہوار بطور الاؤنس دیا جائیگا۔

جمعہ گذشتہ کو شملہ کے آلات زلزلہ شناسی سے معلوم ہوا کہ رات کے ڈیڑھ بجے تین ہزار میل کے فاصلہ پر کہیں زلزلہ آیا ہے۔

چند روز ہوئے وزیر آباد لائلپور ریلوے لائن پر تصادم کا ایک حادثہ ہوا [illegible]

احمد آباد میں ۲۶ نومبر سے ایک زراعتی کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔

محکمہ [illegible] [illegible] تار کلکتہ کے [illegible] [illegible] اب بہر یاد دہانی کی ہے اور مناسب سمجھکر ہندوستان کے دیگر بڑے بڑے مقامات کے سگنلرز سے بھی متفق ہو کر کام کرنے کی نسبت مشورہ کر لیا ہے۔ انہیں اُمید ہے کہ صاحب ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار ہماری شکایات کے مناسب رفعدار کی کوشش سے دریغ نہ فرمائیں گے ورنہ اندیشہ ہے کہ نتائج ڈرائیوروں اور گارڈوں کی ہڑتال سے بدرجہا زیادہ مضر ثابت ہوں۔

ایک مستند روسی نامہ نگار کی زبانی یہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بخارا کے مقام قراتاغ میں گذشتہ اکتوبر میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اُس سے دس ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

ریاست حیدرآباد امسال چار سو پچاس آدمیوں کو اپنے خرچ سے حسب دستور حج کے لئے بھیجنے والی ہے۔

جنرل ڈروڈ کا پیام تار مظہر ہے کہ جنرل البغدادی سپہ سالار افواج سلطانی اور مولائے رشید نفننٹ مولائے حفیظ کے مابین رباط کے متصل خوب لڑائی ہوئی جس میں البغدادی کی دو توپیں چھن گئیں اور وہ پسپا ہوا۔ فریقین کا عظیم نقصان ہوا۔ سلطان نے مقام مغادو سے جو فوج اندرون ملک کی طرف روانہ کی ہے اسے بھی سخت مزاحمت پیش آ رہی ہے۔

انجمن اسلامیہ مظفر نگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ نومبر اور یکم دسمبر کو بڑی رونق سے ہوا۔ امسال یہ زیادتی ہوئی کہ انجمن جعفریہ (شیعہ) کے معزز ارکان نے بھی شرکت سے پورا حصہ لیا۔ بلکہ سید مظفر علیخاں صاحب رئیس (شیعہ) نے علماء کی خاص دعوت بھی کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مفسد درمیان میں نہ آیا تو فریقین کا ملاپ ہو جانا ممکن ہے۔ ان سب خوشیوں کے ساتھ یہ رنج بھی ہوا کہ جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواری اور مولوی اسرار الحق بھی شریک نہ ہوئے۔ شاہ صاحب تو علالت طبع کی وجہ سے نہ آسکے مگر مولوی اسرار الحق باوجود وعدہ شرکت بد عہدی کر کے سہارنپور سے ہردوئی کے جلسہ میں چلے گئے جسکا اہالی جلسہ کو سخت صدمہ ہوا۔ جیسا کہ [illegible] جب خود صادق القول نہیں تو دوسروں کو صدق مقال کیا سکھائینگے۔

کمقول [illegible] مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ تک ابھی حجاز ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہو گیا ہے اور [illegible] [illegible] پہلے درج ہو چکی ہے کہ جلالتماب سلطان المعظم نے اس بارے میں تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ ہجری تک حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک مکمل ہو جائے۔

سوموار گذشتہ کو بیشمار بکغریدیوں نے بازار کوہاٹ کے حلوائیوں کی دوکانیں لوٹ لیں۔

ایک آریہ اخبار نے اعتراف کیا ہے کہ گذشتہ مفویانہ کارروائیاں جن کی بدولت لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو گھر سے بے گھر ہونا پڑا وہ سب ان کی قوم کے اختلال دماغی کا نتیجہ تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ "ہمارے دماغ مختل ہو گئے تھے اور ہم جوش جنون میں جو کچھ چاہتے تھے کہتے تھے"۔ (ذوالقرنین)

میسور میں ایک کارخانہ دیا سلائی کا کھلنے والا ہے مسٹر مہانک گنیش جوشی باشندہ پونہ نے گورنمنٹ میسور سے زمین اور لکڑی مفت حاصل کر لی ہے۔ اور چالیس ہزار سرمایہ کافی سمجھا جاتا ہے۔

دربار لندن کے روسی سفیر کونٹ بنکنڈارف نے روسی قیدیوں کی پرورش کا حساب جاپان کو ادا کر دیا ہے۔ اُنہوں نے ۴۸ لاکھ ۱/۲ ۹ ہزار پونڈ کا چک جاپانی بیرن کاسعہ کو حوالہ کر دیا۔ ہمارے ان کے حساب سے سات کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ جاپان نے پایا۔ جو قیدیوں کا معاوضہ ہے۔

دلیو راج لاہور نے مہاشہ دہرمپال (عبدالغفور) پر سرقہ کاغذات کا دعوے کیا ہے

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصًا ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ کالم)

جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں۔

تسلیم۔ میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی۔ تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بےنظیر ثابت ہوئی۔ اسلئے ایفاء وعدہ کیلئے بغرض مزید سلسلہ آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں۔

ایک صاحب منٹو ناتھ نہٹور سے لکھتے ہیں۔ دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں۔ میں آپکا پرانا خریدار ہوں

مومیائی کے مختصر فواید۔ مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ دیدہ کمر جریان منی۔ ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کیلئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھا ڈ ۸ ہے

برقی سٹال اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر رگ و پٹھے کیلئے قلع قمع ہوجاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہو جس کو اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہو قیمت ... ہے

المشتہر

مینیجر دی میڈلسین ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

کتب ثنائی

... تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ... قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہو بنا ...

دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے صحیح ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہو جسمیں کئی ایک زبردست دلایل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہو جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر قیمت عہ/
جلد دوم سورۃ آل عمران ونساء عہ/
جلد سوم سورۃ مائدہ سے تا اعراف عہ/
جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ عہ/
جلد پنجم تا سورہ فرقان ... عہ/

نوٹ: پانچوں جلدوں کے یکجا خریدار کو ... پنج روپیہ ... محصولڈاک

الہامی کتاب ہے۔ وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن شریف کو الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱/

تقلیب الاسلام مکمل۔ مباحثہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ تا جلد ... قیمت عہ/

ترک اسلام ... مباحثہ دہرم پال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل ومعقول جواب قیمت ۲/

اسلام اور برٹش لاء۔ قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کرکے قوانین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کیگئی ہو قیمت ۳/

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

بحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de